شگفتگی اور کہیں کہیں گدگدی کرنے کی جسارت ان کے اسلوب کو نہایت دل چسپ بنا دیتی ہے۔

مصنف' ماہر القادری (یادِ رفتگاں) سے متاثر معلوم ہوتے ہیں مگر ماہر صاحب کے ہاں اختصار ہے اور فاروقی نہایت (کہیں غیر متعلق اور غیر ضروری) طوالت سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ۴۰' ۵۰ صفحات کا مضمون پڑھتے ہوئے' لگتا ہے فاروقی صاحب نے پوری سوانح عمری لکھ ڈالی ہے۔ ہر مضمون کی تمہید بہت طولانی ہے۔ بایں ہمہ مصنف نے واقعات کے چمن کو حسنِ ترتیب' مہارتِ فن اور سلیقہ شعاری سے اہل فکر ونظر کی ضیافت کے لیے پیش کر دیا ہے۔ انھوں نے انسانوں کو دیوتا بنایا ہے' نہ ہیرو' بس روز مرہ زندگی میں حالات کی افت و خیز میں مصروف تگ و تاز دیکھ کر ان کی شرافت و سعادت سے متاثر ہوئے اور مادہ پرستی کی ظلمت آسا فضا میں ان کو مانند جگنو نور افشاں پایا ہے۔ پروفیسر سید محمد جعفر' مولانا ابوالجلال ندوی' مولانا ابوالقاسم' قمر احمد' اکبر علی وغیرہ ہر شخص کی اپنی ایک انفرادیت ہے۔

جن پر خاکے لکھے گئے' ان میں سے متعدد افراد مصنف کے اعزہ ہیں۔ اس لیے مصنف کے اپنے بہت کچھ حالات بھی ان مضامین میں آ گئے ہیں چنانچہ کتاب میں مصنف کی آپ بیتی کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ مؤلف نے بتایا کہ وہ اپنی خودنوشت بھی لکھنا چاہتے ہیں' تاثر ہوتا ہے کہ یہ کتاب اس کا ٹریلر ہے۔ (دانش یار)

جوہری توانائی' ایم ایچ مسعود بٹ۔ ناشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن' اسلام آباد۔ صفحات: ۳۳۵۔ قیمت: ۱۲۵ روپے۔

سائنسی موضوعات پر عام فہم لٹریچر کی ہمارے ہاں بہت کمی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ صاحبِ قلم حضرات بالعموم سائنس داں نہیں ہوتے اور سائنس دانوں کو عموماً لکھنے لکھانے سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ دوسرا سبب سائنس سے ہماری اپنی عدم دل چسپی ہے۔ اسلامی نشاتِ ثانیہ کے لیے آج تمام اسلامی دنیا میں جدوجہد جاری ہے مگر اس سلسلے میں کوئی تبدیلی اس وقت تک رونما نہیں ہو سکتی جب تک مسلمان' دنیاوی علوم پر دسترس حاصل کر کے' ان میں اپنی فوقیت ثابت نہیں کر دیتے۔ ان میں سائنس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ سائنسی علوم میں